از عدالت عظمی

منوج بہاری لال ماتھر اور دیگر

بنام

ڈاکٹر شانتی ماتھور اور دیگران

2 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

مجموع ضابطہ دیوانی، :1908

دفعہ 151، آرڈر 6 قاعدہ 17 — مدعی — ترمیم — اپیل گزار کی ماں کی طرف سے مدعی گزار کی جائیداد کو الگ کرنے سے مدعا علیہ کو روکنے کے لیے مستقل حکم امتناع کے لیے دائر مقدمہ — دوسرا مقدمہ مدعی گزاروں کی طرف سے تقسیم اور علیحدہ قبضے کے لیے دائر کیا گیا — اس کے بعد دعوی استقراریہ کرنے کے لیے ایک اور مقدمہ دائر کیا گیا کہ مدعا علیہ بے نامیدار تھا اور جائیداد مشترکہ خاندان کی تھی اور اس لیے اسے مدعی درجہ فہرست جائیداد میں کوئی حق، حق اور مفاد نہیں ہے — ابتدائی معاملے کی سماعت کے لیے دائر درخواست — بالآخر جب معاملہ عدالت عظمیٰ کے سامنے آیا تو اس عدالت نے عرضیوں میں کمی کے باوجود معاملات پر مقدمہ چلانے کی ہدایت کی۔ چاہے مدعا علیہ بے نامیدار تھا اور کیا بے نامی منتقلی (ممنوعہ) ایکٹ 1988 توضیعات اپیل گزاروں کی راہ میں حائل ہوں گی — اس کے بعد شکایت میں ترمیم کے لیے دائر درخواست کہ مدعا علیہ اپیل گزار کی جانب سے متولی تھا — ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ کی طرف سے مسترد درخواست — اپیل — منعقد کی گئی، یہ اپیل گزاروں کے لیے کھلا تھا، یہاں تک کہ شکایت میں ترمیم کا سہارا لیے بغیر بھی، بے نامی منتقلی کے قانونی اثر کی بنیاد پر اپنے دلائل کو دبانے کے لیے اور وہ مدعا علیہ مشترکہ خاندان کے فائدے کے لیے جائیداد کا متولی تھا — — اس مقصد کے لیے کسی واضح ترمیم کی ضرورت نہیں تھی اور نہ ہی یہ ضروری تھا کہ مدعی میں ترمیم کی جاتی — مقدمے کی سماعت کو آگے بڑھانے یا قانون کے مطابق ابتدائی مسئلے کو نمٹانے کے لیے یہ نیچے کی عدالت کے لیے کھلا ہے۔۔

کنٹرولر آف اسٹیٹ ڈیوٹی، لکھنؤ بنام آلوک مترا، [1981] 2 ایس سی 121، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 15351 آف 1996۔

1995 کے سی آر پی نمبر 27 میں راجستھان عدالت عالیہ کے مورخہ 16.10.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے تپس رے اور اندرا مکوانا

جواب دہندگان کے لیے ہریش سالوی، پردیپ اگروال، سشیل کے جین، اے پی دھمیجا اور ایس اتریہ

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل جے پور میں راجستھان عدالت عالیہ کے واحد جج کے حکم سے پیدا ہوتی ہے، جو 16 اکتوبر 1995 کو سی آر نمبر 27 / 95 میں دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ اپیل کنندہ کی والدہ نے ابتدائی طور پر مقدمہ نمبر 318 / 88 دائر کیا تھا جس میں ڈاکٹر شانتی ماتھر اور دیگر کو نمبر D-34، سبھاش مارگ، C اسکیم، جے پور والی جائیداد کو الگ کرنے سے روکنے کے لیے مستقل حکم امتناع دائر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد، اپیل گزاروں نے تقسیم اور بالترتیب 1 / 4 اور 3 / 4 حصص کے علیحدہ قبضے کے لیے 1.12.1988 پر مقدمہ بھی دائر کیا۔ اس کے بعد، موجودہ مقدمہ نمبر 30 / 90 اس اعلان کے لیے دائر کیا گیا کہ ڈاکٹر شانتی ماتھر ایک بے نامیدار تھیں اور جائیداد مشترکہ خاندان کی تھی اور اس لیے، انہیں مدعی درجہ فہرست جائیداد میں کوئی حق، لقب اور دلچسپی نہیں ہے۔ ابتدائی مسئلہ کے طور پر مسئلہ نمبر 7 کے مقدمے کی سماعت کے لیے ٹرائل عدالت میں درخواست دائر کی گئی تھی۔ بالآخر، معاملہ اس عدالت میں آیا جس میں اس عدالت نے استدعاوں میں کمی کے باوجود، معاملات کی سماعت کرنے کی ہدایت کی، آیا ڈاکٹر شانتی ماتھر بے نامیدار ہیں اور کیا بے نامی لین دین (ممانعت) ایکٹ، 1988 توضیعات اپیل گزاروں کی راہ میں حائل ہوں گی۔ اس کے بعد، دفعہ 151 سی پی سی کے ساتھ پڑھے جانے والے آرڈر 6، قاعدہ 17 کے تحت شکایت میں ترمیم کے لیے اس بنیاد پر درخواست دائر کی گئی کہ ڈاکٹر شانتی ماتھر اپیل گزاروں — مدعیوں کی جانب سے متوالی تھے۔ مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے بھی متنازعہ حکم میں درخواست کو مسترد کر دیا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل مسٹر تپاس رے کی طرف سے یہ دعوی قابل ہے کہ ڈاکٹر شانتی ماتھر اپیل گزاروں — مدعیوں اور مشترکہ خاندان کے ممبروں کی طرف سے ایک متوالی کی حیثیت سے اعتماد کی حیثیت سے کھڑے ہیں۔ وہ حالات جن میں ڈاکٹر شانتی ماتھر کے نام پر جائیداد خریدی گئی تھی، تینوں مقدمات میں دائر شکایت میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے حالانکہ مقدمات میں مختلف راحت طلب کیے گئے ہیں۔ پہلے مقدمے میں جس راحت کی درخواست کی گئی تھی وہ دائمی حکم تھا اور یہ مانگا گیا تھا کہ ڈاکٹر شانتی ماتھر جائیداد کو الگ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے بعد، جب اسے الگ تھلگ پایا گیا تو تقسیم کے لیے مقدمہ دائر کیا گیا۔ جب ڈاکٹر شانتی ماتھر کی جانب سے جائیداد کا حق آزادانہ طور پر قائم کیا گیا تو تیسرا مقدمہ اعلان کے لیے دائر کیا گیا۔ ان حالات میں، جو ترمیم طلب کی گئی ہے وہ مقدمے کی نوعیت یا کارروائی بنائے نالش کو تبدیل نہیں کرتی ہے اور نہ ہی کارروائی کی کوئی مختلف وجہ

متعارف کرائی گئی ہے۔ یہاں تک کہ مدعی کسی بھی مرحلے پر متضاد استدعا بھی اٹھا سکتے ہیں اور یہ دیکھنا عدالت کی صوابدید ہے کہ آیا مقدمے کے حقائق اور حالات میں، مدعی میں ترمیم ضروری ہے یا نہیں۔ اس معاملے میں، مستقبل کے دلائل کے لیے ابہام کو چھوڑنے کے بجائے، تنقیحات میں ترمیم کر کے اور یہ استدعا کرتے ہوئے کہ ڈاکٹر شانتی ماتھر ایک بے نامیدار ہیں، ایک واضح استدعا کو ریکارڈ پر لانے کی کوشش کی جاتی ہے؛ درحقیقت وہ مشترکہ خاندان کی جانب سے جائیداد رکھنے والی ٹرسٹی ہیں اور اس لیے ٹرائل عدالت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ بھی تنقیحات میں ترمیم کی اجازت دے دیتی۔

دوسری طرف، مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل، شری ہریش سالوے نے دلیل دی کہ اس عدالت کی طرف سے ابتدائی مسئلے کے طور پر مسئلہ نمبر 7 کو نمٹانے کے لیے پہلے موقع پر دی قابل مخصوص ہدایات کے پیش نظر، استدعاوں میں کمی سے قطع نظر، عدالت پاس ابتدائی مسئلے پر غور کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں بچا ہے۔ اس مرحلے پر معاملے کے ساتھ ملنا مشکل محسوس کرتے ہوئے، اپیل گزار کارروائی میں تاخیر کرنے کے لیے تین مختلف مراحل پر مختلف اور متضاد راحتوں کے ساتھ استدعا کے ساتھ آگے آئے ہیں۔ اس طرح، یہ اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ اپیل گزاروں کے پاس کوئی مستقل مقدمہ نہیں ہے۔ اس سلسلے میں، اگر ترمیم کی اجازت دی جاتی ہے، تو یہ مقدمے کی نوعیت اور مقدمے کے کردار کو تبدیل کر دے گی۔ اس لیے ترمیم کی اجازت دینا مناسب نہیں ہوگا۔ عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ ٹرائل عدالت نے بھی ترمیم منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ متنوع تنازعات کے پیش نظر، جو سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا عدالت عالیہ اپیل گزاروں کو تنقیحات میں ترمیم کرنے کی اجازت دینے سے انکار کرنے میں درست ہے؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ اپیل گزار اس عرضی کے ساتھ آگے آئے ہیں کہ ڈاکٹر شانتی ماتھر مشترکہ خاندان کے لیے اور اس کی طرف سے صرف ایک بے نامیدار ہیں۔ اگر ایسا ہے تو، یہاں تک کہ جس فیصلے پر فاضل وکیل نے انحصار کیا ہے، یعنی کنٹرولر آف اسٹیٹ ڈیوٹی، لکھنؤ بنام آلوک مترا، [1981] 2 ایس سی سی 121، اس کی مدد نہیں کرتا ہے۔ یہ اپیل گزاروں کے لیے ہمیشہ کھلا ہے، یہاں تک کہ تنقیحات میں ترمیم کا سہارا لیے بغیر بھی، کہ وہ بے نامی لین دین کے قانونی اثر کی بنیاد پر اپنے دلائل دبائیں اور یہ کہ ڈاکٹر شانتی ماتھر مشترکہ خاندان کے فائدے کے لیے جائیداد کے متوالی ہیں۔ اس مقصد کے لیے، کسی واضح ترمیم کی ضرورت نہیں ہے، اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ تنقیحات میں ترمیم کی جائے۔ ان حالات میں، مسائل کی ترمیم پر کوئی رائے ظاہر کیے بغیر، درج ذیل عدالت کے لیے یہ کھلا ہے کہ وہ مقدمے کی سماعت کے ساتھ آگے بڑھے یا قانون کے مطابق ابتدائی مسئلہ نمبر 7 کو نمٹائے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔ این۔ اے

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document